REGD No. L. 5254

17

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

خطبہ نمبر ۱۳

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۶ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۳۴

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

(ربوہ ۵ اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## مولوی غلام حسین صاحب ایاز کا عزم سنگاپور

مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مورخہ ۸ اکتوبر بروز پیر بذریعہ چناب ایکسپریس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سنگاپور تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دستور کے مطابق ربوہ اسٹیشن پر تشریف لا کر آپ کو الوداع کہیں۔ (وکیل التبشیر)

## لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قرارداد

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے اجلاس عام منعقدہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء میں مکرم جناب سید زمان شاہ صاحب جنرل پریذیڈنٹ ربوہ کی زیر صدارت متفقہ طور پر حسب ذیل ریزولیوشن پاس کی گئی۔

### ریزولیوشن

"پیغام صلح لاہور نے سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر یہ بہتان تراشا ہے کہ حضور نے اپنی تحریرات میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"کاش میاں صاحب مسیح موعود کی نظروں سے نور الدین کو دیکھتے انکی تحریرات کو پڑھتے اور خشیت الٰہی ان کے دل میں ہوتی، تو ایسے الفاظ ان کی زبان سے نہ نکلتے، جن کو کوئی غیرت مند احمدی کا برداشت نہیں کر سکتا۔" (پیغام صلح ۱۷ اگست ۱۹۵۶ء اداریہ)

ہر غیرت مند مبایع احمدی برملا کہتا ہے کہ پیغامیوں کا یہ اعتراض بالکل غلط اور محض بہتان ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہرگز ہرگز حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے حق میں کوئی نازیبا کلمہ استعمال نہیں کیا۔ اور آپ ایسا کر بھی کیسے سکتے تھے جبکہ آپ انہیں اپنا استاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اول تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف یہ بات ظاہر وباہر ہے کہ پیغامیوں کے اکابر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی آپ کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتے رہے اور انہوں نے آپ کو خلافت سے معزول کرنے کی پوری کوشش کی اور قدم قدم پر مخالفت کی۔ چنانچہ اب جو انہوں نے تحریر لکھی ہے اس میں بھی صرف نور الدین لکھا ہے حضرت خلیفہ نہیں لکھا۔ لیکن میاں منان اور وہاب کو پیغام صلح کا نور الدین لکھنا پسند آگیا ہے۔ اور الفضل کا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ لکھنا برا لگتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا وجود بھی ایک ایسا وجود تھا جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیتا تھا۔ اور آپ ہی ان کی حفاظت کرنے والے تھے پس وہ لوگ جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں آپ کے دشمن رہے اور اب تک دل میں ہیں آج یہ کہتے ہیں کہ گویا آپ پر جان فدا کرنے والا ان کی ہتک کرتا ہے۔

کوئی غیرت مند مبایع احمدی پیغامیوں کے اس الزام کو سنکر خاموش نہیں رہ سکتا۔ لیکن مولوی عبدالمنان صاحب جن کا مبایع ہونے کی حیثیت سے حق تھا کہ وہ اپنی امریکہ سے واپسی پر سب سے پہلے اس الزام کی تردید کرتے۔ انہوں نے اس کی تردید اب تک نہیں کی بلکہ خاموشی اختیار کر کے یہ ثبوت دیا ہے کہ گویا وہ پیغامیوں کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کو حالات کا علم نہیں۔ کیونکہ امریکہ سے واپسی سے اب تک ان کو کافی وقت مل چکا ہے۔

پس ایک حقیقی غیرت مند مبایع کی حیثیت سے جو عمل ان کو کرنا چاہیئے تھا انہوں نے نہیں کیا گویا پیغامیوں والے غیرت مند احمدی تو بنے ہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عشق اور محبت رکھنے والے غیرت مند مبایع نہیں بنے۔ پس درحقیقت مولوی عبدالمنان صاحب نے اپنے اس رویہ سے مبایعین کی جماعت سے عملاً خروج اور علیحدگی اختیار کرلی ہے۔

اسی طرح یہ بات بھی واقعہ ہے کہ مخالف اخبارات زور شور سے لکھ چکے ہیں کہ مولوی عبدالمنان صاحب آئندہ خلافت کے امیدوار ہیں (ملاحظہ ہو نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۱۳-۱۹-۲۶ اگست ۱۹۵۶ء ٹائمز آف کراچی ۲۰ اگست ۱۹۵۶ء آفاق لاہور ۳ اگست ۱۹۵۶ء) گو ابھی انہوں نے ان کی مکمل طور پر تردید کردی ہے)

ہر مبایع احمدی اس قسم کے گندے خیالات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنی بے پناہ محبت کی وجہ سے آئندہ ہونے والی خلافت کے متعلق ذہن میں کوئی تصور ہی نہیں لا سکتا اور عقیدہ کے لحاظ سے بھی کسی کو ایک خلیفہ کی زندگی میں اس قسم کا خیال بھی دل میں نہیں لانا چاہیئے۔

پس جماعت مبایعین ربوہ اس بات کا یقین کرنے پر مجبور ہے کہ مولوی عبدالمنان صاحب کے متعلق یہ امر درست ہو گیا ہے کہ مولوی صاحب عملاً جماعت سے نکل گئے ہیں کیونکہ ان کا تعلق مخالفین کے ساتھ تو ہے لیکن نہ ان کا ایمانی تعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہے اور نہ جماعت مبایعین ربوہ کے ساتھ۔

ان حالات میں جماعت مبایعین ربوہ فیصلہ کرتی ہے کہ مولوی عبدالمنان صاحب کو آئندہ ربوہ کی انجمن کا ممبر بننے کا حق نہیں ہوگا۔ اور نہ اس انجمن کا کوئی عہدہ ان کو دیا جائیگا اور جماعت ربوہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتی ہے کہ حضور ہمارے اس فیصلہ کی منظوری عطا فرمائیں۔ کیونکہ ایسے امور میں آخری فیصلہ حضور کا ہی ہو سکتا ہے۔

مولوی عبدالمنان صاحب کے رشتہ دار جو ربوہ میں رہتے ہیں۔ ان کے حالات پر غور کرنے کے بعد ان کے متعلق بھی حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی جائے گی"۔

### حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اس ریزولیوشن کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"ایسا ہی ایک ریزولیوشن جماعت لاہور نے بھی پاس کیا ہے۔ جو اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ چونکہ ہر جگہ کی جماعت مبایعین کو یہ حق ہے کہ اگر اپنے علاقہ میں رہنے والے کسی احمدی کی نسبت یہ شک کریں کہ وہ جماعت مبایعین جیسے خیالات نہیں رکھتا تو اسکے متعلق یہ ریزولیوشن پاس کر دیں کہ وہ ہماری جماعت کا ممبر نہیں سمجھا جائے گا۔ تاکہ آئندہ اس کے ذریعہ سے اٹھایا ہوا فتنہ اس جماعت کی طرف منسوب نہ ہو اور وہ اس جماعت کا ممبر ہونے کی حیثیت سے احمدیہ جماعت کے کسی عہدہ کے حصول کے لئے کوشش کرنیکا راستہ تلاش نہ کرے۔ پس میں جماعت احمدیہ لاہور اور ربوہ کے ریزولیوشنوں کی ان کے حق ہونے کی وجہ سے تصدیق کرتا ہوں"۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

# خطبہ جمعہ

## اگر تم قرآن مجید پر ایمان لاؤ اور پھر سچے دل سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو

## تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے بدی کی رغبت مٹا دے گا یا تمہاری کمزوری کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

### قرآن مجید کی ایک آیت کی پُر معارف تفسیر

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء ——— بمقام ایبٹ آباد

——— یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار۔ محمد یعقوب (مولوی فاضل) انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ ولو ان اھل الکتاب اٰمنوا واتقوا لکفّرنا عنھم سیاٰتھم (مائدہ ع ۹)

اس کے بعد فرمایا:۔

ہر وہ انسان جو ایسے مقام پر کھڑا ہو۔ کہ اس سے

#### جواب طلبی کا موقعہ

بھی پیش آ جاتا ہو۔ اس کی دو خواہشیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک خواہش تو یہ ہوتی ہے کہ مجھ سے کوئی ایسی غلطی نہ ہو جس کی وجہ سے مجھ سے جواب طلبی کی ضرورت پیش آئے اور دوسری خواہش یہ ہوتی ہے، کہ اگر اتفاقاً مجھ سے کوئی ایسی غلطی ہو جائے، تو پھر اس غلطی پر پردہ پڑ جائے، اور یا تو جواب طلبی کرنے والا میرے قصور کو بھول جائے اور یا اسے معاف کر دے۔ یہ دو ہی ذرائع ہیں جن سے ایک ایسے انسان کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ جو ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ اس سے جواب طلبی کی جا سکے مثلاً ایک ملازم ہے۔ اس کو رات دن یہی فکر رہتی ہے کہ میرے کام میں کوئی ایسا نقص نہ ہو جائے، کہ جس کی وجہ سے میرے افسروں کو مجھ سے جواب طلبی کرنی پڑے، پھر اس کی

#### دوسری خواہش

یہ ہوتی ہے کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ میرے افسر کو نظر نہ آئے۔ اور اگر نظر آ جائے تو اس کے دل میں ایسی محبت پیدا ہو جائے کہ وہ اسے جانے دے اور اس غلطی کو نظر انداز کر دے۔ اس نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے، تو

#### سب سے زیادہ ذمہ داری

انسان پر عائد ہوتی ہے۔ نوکر کی ذمہ داری بہت محدود ہوتی ہے۔ اور پھر تھوڑے عرصہ کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن انسان کی ذمہ داری ایک لمبی زندگی کے لئے ہوتی ہے۔ اور اتنی امانتیں اس کے سپرد ہوتی ہیں کہ جن کا کوئی شمار نہیں ہوتا۔ دفتر میں کسی کے پاس امانت کے دس روپے ہوتے ہیں کسی کے پاس بیس کسی کے پاس پچاس روپے ہوتے ہیں اور کسی کے پاس سو اور کسی کے پاس ہزار روپے رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کسی کے پاس دو ہزار۔ پھر کسی کے پاس ایک فائل ہوتا ہے اور کسی کے پاس دو فائل۔ کسی کے پاس چار مسلیں ہوتی ہیں اور کسی کے پاس دس۔ مگر انسان کو دیکھو تو کوئی کروڑ پتی ہوتا ہے اور کوئی ارب پتی۔ مثلاً راک فیلر کو ہی دیکھ لو وہ ارب پتی ہے اور اس نے

#### خدا تعالیٰ کے حضور

اربوں کا ہی جواب دینا ہے۔ اب ایک اکونٹنٹ جو فوج میں یا کسی فرم میں ملازم ہوتا ہے اور جس نے پانچ سو یا ہزار کا حساب دینا ہوتا ہے۔ جب اس کی راتوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ تو تم سمجھ سکتے ہو کہ جس نے کروڑوں روپیہ کا حساب دینا ہو گا اس کا کیا حال ہو گا۔ مثلاً راک فیلر ہی جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو گا۔ تو اس کو

#### اربوں ڈالر کا حساب

دینا پڑے گا۔ اگر اس حساب میں اس کی کوئی کوتاہی ثابت ہوئی تو یہ اس کے لئے کتنی بڑی مصیبت ہو گی۔ یہی کیفیت ہر انسان کو اگلے جہان میں پیش آنے والی ہے۔ کیونکہ مسلوں کا طریق

#### عالم روحانی میں

بھی موجود ہے، چنانچہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ہر انسان جو اعمال بجا لاتا ہے خواہ اچھے ہوں یا بُرے وہ اس کے ہاتھوں اور پاؤں وغیرہ پر نقش ہو جاتے ہیں چنانچہ اس کے کان اور اس کی آنکھیں اور اس کی زبان اور اس کا چمڑا گواہی دیں گے، کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتا رہا ہے۔ گویا وہاں

#### اعمال کا ریکارڈ

کاغذوں کی بجائے کانوں اور آنکھوں اور زبانوں پر کیا جاتا ہے۔ اور ہاتھوں اور پاؤں کو گواہ بنایا جاتا ہے۔ اور ان ساری مسلوں کا اسے جواب دینا پڑے گا۔

پس اس کی حالت عام دنیوی ملازموں سے بہت زیادہ نازک ہے اور اس کو ہمیشہ اس بات کا

#### فکر رہنا چاہیئے

کہ جب میں اپنے اعمال کا جواب دینے لگوں۔ تو میرا حساب بالکل صاف ہو، چونکہ دنیا میں انسان خواہ کتنی بھی کوشش کرے۔ اس سے کچھ نہ کچھ غلطیاں ضرور رہ جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم تمہیں ایک ترکیب بتاتے ہیں، جس سے کام لے کر تم اس

#### مشکل سے نجات

حاصل کر سکتے ہو۔ اور وہ ترکیب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے۔ جو ابھی میں نے پڑھی ہے۔ کہ

ولو ان اھل الکتاب اٰمنوا واتقوا لکفرنا عنھم سیاٰتھم

کہ اگر وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاتے۔ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے۔ تو ہم ان کی بُرائیاں ان سے دُور کر دیتے ؛ مسلمان

#### عمل سے بچنے کے لئے

بڑی بے تکلفی سے کہہ دیتے ہیں کہ یہاں اہل کتاب سے یہودی اور عیسائی مراد ہیں۔ حالانکہ سوال یہ ہے۔ کہ کیا مسلمانوں کو قرآن نہیں ملا۔ اگر مسلمانوں کو بھی ایک کتاب ملی ہے۔ تو وہ بھی اہل کتاب ہیں۔ مگر مسلمانوں کی عادت ہے کہ جہاں بھی اہل کتاب کا ذکر آ جائے۔ وہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اس سے مراد ہم نہیں، بلکہ یہودی اور عیسائی مراد ہیں۔ اسی ذہنیت سے تنگ آ کر مولانا روم نے یہ کہہ دیا تھا کہ

#### گفتہ آید در حدیث دیگراں

یعنی بات کا اثر کسی پر تب ہوتا ہے۔

جب دوسرے کا نام لے کر کہی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اسی حکمت کے ماتحت جانوروں کی طرف منسوب کر کے مثنوی میں کئی قسم کی حکایات لکھی ہیں۔ کہیں لکھتے ہیں ریچھ نے یہ کہا۔ کہیں لکھتے ہیں بھیڑیے نے یہ کہا۔ کہیں لکھتے ہیں۔ گیدڑ نے یہ کہا۔ کہیں لکھتے ہیں۔ سانپ نے یہ کہا۔ کہیں لکھتے ہیں۔ بچھو نے یہ کہا۔ حالانکہ درحقیقت ان کی مراد وہ انسان ہوتے ہیں جو بچھو خصلت ہوتے ہیں۔ یا وہ انسان ہوتے ہیں۔ جو سانپ خصلت ہوتے ہیں۔ یا وہ انسان ہوتے ہیں۔ جو گیدڑ خصلت یا ریچھ خصلت یا بھیڑیا خصلت ہوتے ہیں۔ یہ طریق انہیں اس لئے اختیار کرنا پڑا۔ کہ انہوں نے لوگوں کے حالات کو دیکھ کر سمجھ لیا کہ ؎

گفتہ آید در حدیث دیگراں

ان پر بات کا تب اثر ہوتا ہے۔ جب دوسرے کا نام لے کر کہی جائے۔ اگر خود انہیں مخاطب کیا جائے۔ تو وہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مجھے یاد ہے

## حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

اپنی وفات کے قریب جب بہت زیادہ کمزور ہو گئے۔ تو ایسی حالت میں جب لوگ آپ کے پاس آتے۔ اور آپ ان کے دیر تک بیٹھے رہنے کی وجہ سے تنگ آ جاتے۔ تو آپ فرمایا کرتے تھے۔ اب میں تھک گیا ہوں۔ دوست مہربانی کر کے چلے جائیں۔ جب آپ یہ فرماتے۔ تو اکثر لوگ یہ خیال کر لیتے۔ کہ اس سے مراد دوسرے لوگ ہیں۔ ہم اس کے مخاطب نہیں۔ چنانچہ اگر پچاس دوست اس وقت بیٹھے ہوئے ہوتے۔ تو ان میں سے پانچ دس چلے جاتے۔ اور چالیس پینتالیس پھر بھی بیٹھے رہتے۔ آپ دس پندرہ منٹ اور انتظار کرتے۔ اور جب دیکھتے کہ لوگ ابھی تک نہیں اٹھے۔ تو آپ فرماتے۔ اب باقی دوست بھی چلے جائیں۔ اس پر بہت سے لوگ اٹھ کر چلے جاتے۔ مگر کچھ ایسے بھی ہوتے تھے۔ جو پھر بھی بیٹھے رہتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ اس حکم کے ہم مخاطب نہیں۔ بلکہ دوسرے لوگ مخاطب ہیں۔ آخر تھوڑی دیر اور انتظار کرنے کے بعد جب آپ کے لئے تکلیف بالکل ناقابل برداشت ہو جاتی۔ تو آپ فرمایا کرتے۔

## اب نمبردار بھی چلے جائیں

یا بعض دفعہ نمبردار کی بجائے آپ چودھری کا لفظ استعمال کرتے اور فرماتے کہ اب چودھری بھی چلے جائیں۔ یعنی وہ لوگ جو میرے بار بار کہنے کے باوجود اپنی جگہ سے نہیں ہلتے۔ اور اپنے آپ کو چودھری یا نمبردار سمجھتے ہیں۔ وہ بھی چلے جائیں۔ اس پر وہ شرمندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے۔ تو جب بھی لوگوں سے یہ کہا جائے۔ کہ فلاں کام کرو۔ تو اکثر لوگ یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اس سے مراد ہم نہیں بلکہ اور لوگ ہیں۔ یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ مسلمان اہل کتاب ہیں۔ مگر ہر مسلمان جب بھی اہل کتاب کا لفظ قرآن کریم میں پڑھتا ہے کہتا ہے۔ کہ اس سے یہودی اور عیسائی مراد ہیں۔ حالانکہ یہ حکم مسلمانوں کے لئے بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ یہود کے لئے اور اس میں

## ایک اعلیٰ درجہ کا نکتہ

بتایا گیا ہے۔ جس سے ہر انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ دیکھو تم پر ہماری طرف سے بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہے۔ اور تمہیں ہمارے سامنے ان ذمہ داریوں کے متعلق جواب دینا پڑے گا۔ ہم تمہیں اپنی حفاظت کا ایک طریق بتاتے ہیں۔ اور تمہیں نصیحت کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں جو کچھ نازل کیا گیا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور پھر ایمان لا کر متقی لوگوں کی طرح اس پر عمل کرو۔ بہانہ سازیاں نہ کرو۔ جیسے ہندو سخت سردی کے موسم میں بعض دفعہ غسل سے بچنے کے لئے بہانہ سازی سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔

## لطیفہ مشہور ہے

کہ ایک دن سخت سردی میں صبح سویرے ایک برہمن اشنان کرنے کے لئے دریا کی طرف چل پڑا۔ سردی کی وجہ سے اس کا جی نہیں چاہتا تھا۔ کہ اشنان کرے۔ مگر ساتھ ہی سمجھتا تھا۔ کہ اگر آج میں نہ نہایا۔ تو سارے گاؤں میں بدنام ہو جاؤں گا۔ اور لوگ کہیں گے کہ اس نے اشنان نہیں کیا۔ اس خیال میں وہ جا رہا تھا۔ کہ اسے رستہ میں ایک اور برہمن ملا۔ جو دریا سے واپس آ رہا تھا۔ وہ اس سے کہنے لگا۔ کہ پنڈت جی آج تو بڑی سردی ہے۔ اس نے کہا ہاں بڑی سردی ہے۔ کہنے لگا پھر آپ نے اشنان کس طرح کیا ہے۔ اس نے کہا۔ میں دریا پر گیا۔ تو میں نے ایک کنکر اٹھا کر دریا میں پھینک دیا۔ اور میں نے کہا۔ ”تورا اشنان سو مورا اشنان“۔ یعنی اے کنکر جب تو نے غسل کر لیا۔ تو میرا غسل بھی ہو گیا۔ اور یہ کہہ کر میں واپس آ گیا۔ اس پر اس نے وہیں زمین پر سے ایک کنکر اٹھا کر اس کی طرف پھینکا اور کہنے لگا۔ تورا اشنان سو مورا اشنان۔ یعنی جب تیرا غسل ہو گیا۔ تو پھر تیرے غسل کی وجہ سے میرا غسل بھی ہو گیا۔ اب مجھے دریا پر جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اسی طرح بعض لوگ بات تو مان لیتے ہیں۔ مگر بہانہ سازی ترک نہیں کرتے۔ اور ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی حکم کو ٹالا جا سکے۔ اسے ٹال دیا جائے۔ ہماری

## فقہ کی کتابوں میں

لکھا ہے۔ کہ عید کی نماز صرف شہر میں ہوتی ہے، شہر سے باہر نہیں ہوتی۔ اِدھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قربانی ہمیشہ عید کے بعد ہوتی ہے۔ اب بعض علماء نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص عید سے پہلے قربانی کا گوشت کھانا چاہے۔ تو وہ کیا کرے۔ گویا انہوں نے سمجھا۔ کہ خدا تعالیٰ کے حکم کو توڑنے میں بڑا مزا ہے۔ کوئی نہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیئے۔ کہ عید سے پہلے قربانی کا گوشت کھایا جا سکے۔ چنانچہ انہوں نے اس کی تدبیر یہ نکالی۔ کہ چونکہ

## عید کی نماز

شہر میں ادا کرنے کا حکم ہے۔ اس لئے اگر کوئی عید سے پہلے گوشت کھانا چاہے، تو اس کا طریق یہ ہے، کہ وہ اپنے کسی دوست کو بکری دیدے اور اسے کہے۔ کہ شہر سے تین میل پرے لے جاؤ۔ اور وہاں اسے ذبح کرو۔ اور پھر اس کا گوشت شہر میں لے آؤ۔ اس طرح عید سے پہلے گوشت بھی کھایا جا سکے گا۔ اور حکم بھی پورا ہو جائے گا۔ گویا ایسے مسلمانوں کو شریعت کے توڑنے میں ہی مزا آتا ہے۔ اس پر عمل کرنے میں نہیں آتا۔ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ ولو ان اھل الکتاب اٰمنوا واتقوا لکفرنا عنھم سیئاتھم۔ اگر اہل کتاب ہماری باتوں پر ایمان لاتے اور پھر اس پر عمل بھی کرتے۔ مگر بہانہ سازی سے نہیں بلکہ جس طرح متقی عمل کرتے ہیں۔ تو ہم دو باتوں میں سے ایک بات ضرور کرتے۔ لکفرنا عنھم سیئاتھم۔ یا تو ہم ان کے دلوں سے بدیوں کی رغبت مٹا دیتے۔ یا ان کی بدیوں پر پردہ ڈال دیتے۔ بہرحال وہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور پاک صاف حاضر ہوتے۔ اگر

## بدی کی رغبت

ہم ان کے دلوں سے مٹا دیتے۔ یا ان کی بدیوں سے ہم اپنی آنکھیں بند کر لیتے۔ تو دونوں صورتوں میں ان کا حساب صاف ہو جاتا۔ اور وہ ہر قسم کے خطرہ سے باہر نکل جاتے۔

غرض اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ تمہاری فطرت میں جو یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ کہ تمہاری غلطیوں سے چشم پوشی کی جائے۔ اور تمہارے ساتھ عفو کا معاملہ کیا جائے۔ اس کو پورا کرنے کے سامان موجود ہیں

## ضرورت اس امر کی ہے

کہ تم قرآن پر ایمان لاؤ۔ اور پھر سچے دل سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو یا تو ہم تمہارے دلوں سے بدی کی رغبت مٹا دیں گے۔ یا تمہاری بدیوں پر ایسا پردہ ڈال دیں گے، کہ وہ کسی کو نظر نہیں آئیں گی۔ اور اس طرح تمہاری غرض پوری ہو جائے گی

---

## اعلان امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ماہ نومبر کے آخر میں لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام کتاب ”اسلام میں اختلافات کا آغاز“ کا امتحان ہوگا۔ براہ مہربانی اپنی اپنی لجنہ میں اسکی تحریک فرما کر امتحان دینے والی ممبرات کے نام ارسال کریں۔ اگر کتابوں کی ضرورت ہو۔ تو دفتر لجنہ سے بذریعہ وی پی منگوا لیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

---

## درخواست دعا

(از مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب)

عزیزم ڈاکٹر بدرالدین احمدؐ بورنیو میں شدید بیمار رہے۔ ہفتہ عشرہ تک انہیں بہت تیز بخار ہوتا رہا۔ جس کی وجہ سے وہ بے حد کمزور ہو گئے ہیں۔ ابھی ہسپتال ہی میں ہیں۔ احباب جماعت۔ صحابہ کرام اور درویش اصحاب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

---

**خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں**

# خلافت۔ جمہوریت اور آمریت

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر بعض اعتراضات کے جوابات

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۱)

آج کل مخالفین احمدیت اور منافقین کا ایک گروہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت کے متعلق بعض فرسودہ اعتراضات کر رہا ہے۔ مگر یہ تمام اعتراضات یا تو اس بغض و عناد کی بناء پر ہیں جس کی آگ ان کے سینوں کو بھسم کر رہی ہے اور بزعم خود وہ اس آگ کی تپش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے حضور پر اعتراضات عائد کر رہے ہیں۔ اور یا وہ اپنی کم فہمی اور جہالت کی بناء پر اس قسم کے اعتراضات پیش کرتے ہیں۔ اگر ان کو تاریخ اسلام اور خلافت راشدہ کے حالات و واقعات کا پوری طرح علم ہوتا تو شاید ایسے اعتراضات کرنے کی جرأت نہ کرتے۔ جن کی تردید خود تاریخ اسلام کے اوراق میں موجود ہے۔ ذیل میں ان چند اعتراضات کا جواب عرض کیا جاتا ہے۔

جو تاریخ اسلام سے جہالت کی بناء پر معترضین کے دلوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔ کہ اگر مخالفین و معترضین تعصب اور عناد کی بناء پر نہیں بلکہ عدم علم کی بناء پر اس قسم کے اعتراضات کر رہے ہیں۔ تو میرا اس مضمون کو ان کے لئے رشد و ہدایت کا موجب بنائے۔ اور اگر وہ تعصب کی بناء پر اعتراضات کر رہے ہیں تو ان لوگوں کو اس امر کی توفیق عنایت فرمائے کہ وہ تعصب کی پٹی اتار کر حقیقت کے آئینے میں آج سے تیرہ سو سال پیچھے کے واقعات کو دیکھیں اور اس ناجائز ضد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ دیں جس کا انجام منافقت اور اس کے رسول کی نافرمانی اور دین و دنیا میں خسران مبین کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

### جمہوریت اور خلافت

ایک اعتراض یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح آمریت اور ڈکٹیٹر شپ سے کام لے رہے ہیں اور خلافت اور جمہوریت کے اصولوں سے منحرف ہیں قبل اس کے کہ میں اس اعتراض کا جواب براہ راست حضرت امیر المومنین کی تحریروں اور عمل کو پیش کرتے ہوئے دوں۔ جمہوریت کے متعلق اسلامی تعلیم اور خلفاء راشدین کا عملی نمونہ پیش کرتا ہوں اور اس کے بعد حضور کے عمل اور خلفائے راشدین کے عمل میں مطابقت اور مشابہت پیش کروں گا

### رسول اکرمؐ کا نمونہ

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم شارع نبی تھے۔ اسلئے ان امور میں جن کے متعلق آپ کو وحی الہٰی سے راہنمائی حاصل ہو جاتی تھی۔ صحابہ سے مشورہ لینے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ بلکہ جمیع امت اس وحی الہٰی کی اتباع کی پابند تھی۔ لیکن جن امور کے متعلق آپ کو وحی الہٰی نہ ہوتی تھی ان میں آپ صحابہ کرام سے مشورہ لیتے تھے۔ اس کے بعد کثرت آراء کے مطابق یا بعض اوقات ان آراء کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی ایسی مفید تجویز کو نافذ فرما دیتے تھے جس کے متعلق آپ کو یقین ہوتا کہ یہ تجویز جمہور مسلمانوں کے لئے مفید اور کارآمد ہے ایسے مواقع پر صحابہ کا نمونہ بھی یہ ہوتا کہ تمام صحابہ آپ کی رائے کو ترجیح دیتے اور اپنی آراء کو واپس لے لیتے اور نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ حضور کے حکم کے مطابق عملدرآمد کرتے۔

جنگ بدر کے موقعہ پر جب کہ ایک طرف ایک ہزار جنگجو اور ہتھیاروں سے مسلح دشمن تھا۔ اور دوسری طرف ۳۱۳ نہتے مسلمان تھے اس وقت رسول اللہ کو کامل یقین تھا کہ جب آپ صحابہ کو حکم دیں گے کہ وہ جنگ کی آگ کی آگ میں بلا سوچے سمجھے کود پڑیں تو وہ اپنے دلوں میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے لیکن اس کے باوجود آپ نے یہ ضروری خیال فرمایا کہ صحابہ سے اس بارہ میں مشورہ لے لیا جائے۔ چنانچہ جب مہاجرین اکابرین میں سے حضرت ابوبکرؓ صدیق۔ عمر فاروقؓ عثمانؓ و علیؓ جیسے جاں نثار صحابہ نے لڑنے کا مشورہ دیا۔ تو آپ نے یہ ضرور سمجھا کہ انصار سے مشورہ لیا جاوے تاکہ شہر کے رہنے والے اور مہاجرین کو پناہ دینے والے صحابہ کو بھی اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کا موقعہ مل سکے۔ چنانچہ جب آپ کے ایک ایک ساتھی نے پوری ہم آہنگی کے ساتھ یہ مشورہ دیا کہ خدا کا نام لے کر آپ جدھر چاہیں ہمیں لے چلئے ہم آپ کے ایک اشارہ پر اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں تو آپ نے کوچ کرنے کا حکم فرمایا۔

(سیرۃ ابن ہشام جنگ بدر)

غرض رسول اللہ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس امر کا شاہد ہے کہ آپ نے ہر اہم امر میں اپنے صحابہ سے مشورہ لیا اور کثرت رائے کے مطابق فیصلہ صادر فرمایا۔

مثلاً غزوہ بدر کے موقعہ پر قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑنا۔ غزوہ اُحد میں مدینہ میں بیٹھکر لڑائی کرنے کی بجائے کھلے میدان میں جنگ کرنا۔ اور خندق میں شہر پناہ تیار کر کے شہر کے اندر رہ کر شہر کی حفاظت کرنا وغیرہ۔

لیکن اس کے برعکس ایسے واقعات بھی موجود ہیں کہ آپ نے صحابہ سے مشورہ لیا۔ لیکن آپ کے نزدیک امت کی بہبودی اور بھلائی صحابہ کے مشورہ کے خلاف کسی دوسری صورت میں تھی تو آپ نے اپنی رائے کے مطابق عمل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور صحابہ نے بلا چون و چرا اس حکم پر عمل کیا اور بالآخر وہی درست ثابت ہوا۔ جس کے مطابق حضور نے مشورہ دیا تھا۔ صلح حدیبیہ کا واقعہ کون نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خبر کی بناء پر حج بیت اللہ کے لئے چودہ صد ہمراہیوں کے ساتھ روانہ ہوتے ہیں۔ لیکن ابھی آپ مکہ میں نہیں پہنچے کہ قریش مکہ آپ کو راستے میں ہی روک دیتے ہیں۔ بڑی لیت و لعل کے بعد قریش مکہ اور آنحضرت صلعم کے درمیان ایک صلحنامہ تجویز ہوتا ہے۔ جس کی بڑی بڑی شرائط یہ طے پائی ہیں۔

(۱) اس سال مسلمانوں کو حج بیت اللہ کی اجازت نہیں ہے۔

(۲) آئندہ سال بھی مسلمان تلوار میان میں بند رکھ کے آئیں اور طواف بیت اللہ کر کے واپس چلے جائیں۔

(۳) دس سال تک دونوں فریق ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے۔

(۴) جو لوگ مسلمان ہو کر قریش میں سے بھاگ کر مسلمانوں سے آملیں۔ مسلمان ان کو واپس لوٹا دیں گے۔ لیکن جو مسلمان بھاگ کر قریش سے آملیں۔ قریش ان کو واپس نہیں لوٹائیں گے۔

(۵) جو قبائل مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہیں وہ ان سے معاہدہ کر سکتے ہیں۔ اور جو قبائل قریش مکہ سے معاہدہ کرنا چاہیں وہ قریش سے معاہدہ کر سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا شرائط بظاہر حال مسلمانوں کے لئے بہت ذلیل کن تھیں۔ چنانچہ اکثر مسلمانوں کو ان شرائط سے سخت صدمہ ہوا۔

حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی نے حضرت ابوبکرؓ سے اس موقعہ پر جو بات چیت کی طبری نے وہ گفتگو ان الفاظ میں نقل کی ہے

"وثب عمر بن الخطاب فاتی ابابکر فقال یا ابا بکر الیس برسول اللہ قال بلی قال او لسنا بالمسلمین قال بلی قال او لیسوا بالمشرکین. قال بلی قال فعلام نعطی الدنیۃ فی دیننا قال ابو بکر یا عمر الزم غرزہ فانی اشہد انہ رسول اللہ قال عمر و انا اشہد انہ رسول اللہ قال ثم اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ألست برسول اللہ قال بلی قال او لسنا بالمسلمین قال بلی قال او لیسوا بالمشرکین قال بلی قال فعلامَ نعطی الدنیۃ فی دیننا فقال انا عبد اللہ و رسولہ لن اخالف أمرہ ولن یضیعنی قال فکان عمر یقول مازلت أصوم واتصدق و اُصلّی و أعتق من الذی صنعتُ یومئذٍ"

(طبری مطبوعہ مصر جلد ۳ صـ۷۹)

ترجمہ۔ (اس معاہدہ کے بعد) حضرت عمرؓ جلدی سے حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکرؓ کیا آنحضرت اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب میں فرمایا کیوں نہیں (اس کے بعد حضرت عمرؓ نے دوسرا سوال یہ کیا کہ) کیا ہم مسلمان نہیں ہیں؟ آپ نے جواب دیا کیوں نہیں۔ (حضرت عمرؓ نے تیسرا سوال یہ کیا کہ) کیا قریش مشرک نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں (اس پر حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ اگر یہ سب کچھ درست ہے تو) پھر دین کے معاملہ میں ذلت آمیز شرائط پر صلح کیوں کی گئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب میں کہا اے عمر تم آنحضرت کی فرمانبرداری اور اطاعت پر قائم رہو میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حضرت عمرؓ نے جواب میں کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں (اس گفتگو کے باوجود حضرت عمرؓ کی

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو
بڑھاتی ہے اور تزکیۂ
نفس کرتی ہے

تسلی نہ ہوئی۔ چنانچہ آپ خود آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے بھی وہی سوالات کئے۔ جو حضرت ابوبکر رضؓ سے کئے تھے) یعنی کیا آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں؟ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں؟ کیا قریش مکہ کافر نہیں ہیں؟ ان سب سوالات کے جواب میں آنحضرت صلعم نے بھی وہی جواب دیا۔ جو حضرت ابوبکر رضؓ نے دیا تھا۔ کہ کیوں نہیں یہ سب درست ہے۔ اس پر حضرت عمر رضؓ نے آنحضرت صلعم سے بھی وہی سوال کیا۔ کہ پھر ہمارے دین کے معاملہ میں اس قدر ذلیل کن شرائط پر صلح کیوں کی گئی ہے؟ آنحضرت صلعم نے جواب میں فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں اللہ تعالےٰ کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی مجھے ضائع نہیں کرے گا۔

راوی کہتا ہے۔ کہ اس کے بعد حضرت عمر رضؓ فرماتے تھے۔ کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا رہا۔ صدقہ دیتا رہا۔ نمازیں پڑھتا رہا۔ اور غلام آزاد کرتا رہا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ میرے اس گناہ کو معاف کر دے۔ جو اس دن میں نے کیا۔ یعنی آنحضرت صلعم کے فعل کے خلاف وسوسہ کا اظہار کیا۔"

یہ وسوسہ صرف حضرت عمر رضؓ کے دل میں ہی پیدا نہیں ہوا تھا۔ بلکہ دیگر صحابہ رضؓ میں سے اکثر کے دل میں بھی اسی قسم کے خیالات پیدا ہوئے تھے۔ جس کا ذکر طبری نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

" فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم من قضیتہ قال لاصحابہ قوموا فانحروا ثم احلقوا قال فواللہ ما قام منھم رجل حتی قال ذالک ثلاث مرات فلما لم یقم منھم احد قام فدخل علیٰ ام سلمۃ فذکر لھا ما لقی من الناس فقالت لہٗ ام سلمۃ یا نبی اللہ أ تحبّ ذالک اخرج ثم لا تکلم احداً کلمۃ حتی تنحر بدنتک وتدعو حالقک فیحلقک فقال فخرج فلم یکلم احدا منھم کلمۃ حتی فعل ذالک نحر بدنتہٗ ودعا حالقہ فحلقہ فلما راؤا ذالک قاموا فنحروا۔ وجعل بعضھم یحلق بعضا حتی کاد بعضھم یقتتل بعضاً غمّاً"۔

(طبری مصری جلد ۲ صفحہ ۸۰)

ترجمہ:- جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صلحنامہ سے فارغ ہوئے۔ آپ نے صحابہ رضؓ کو حکم دیا۔ کہ اٹھو اور اپنی قربانیوں کو ذبح کرو۔ اور اپنے سروں کو منڈواؤ۔

راوی کہتا ہے۔ کہ خدا کی قسم آپ کے اس ارشاد پر کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ یہاں تک کہ آپ صلعم نے تین مرتبہ یہ ارشاد دہرایا۔ لیکن پھر بھی کوئی شخص تعمیل حکم کے لئے کھڑا نہ ہوا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ام سلمہ کے پاس تشریف لائے۔ اور جو کچھ آپ صلعم کو صحابہ کے اس فعل سے شکایت تھی۔ وہ بیان فرمائی۔ حضرت ام سلمہ نے یہ تجویز بتائی۔ کہ یا رسول اللہ اگر آپ ایسا چاہتے ہیں۔ تو آپ خود باہر نکل کر کسی سے بات کئے بغیر اپنی قربانی خود ذبح کر دیں۔ اپنے حجام کو بلا کر سر منڈھوا لیں۔ چنانچہ آپ اس تجویز کے مطابق باہر نکلے۔ اور کسی سے کوئی بات نہ کی۔ اپنی قربانی خود ذبح کی۔ اور اپنا سر منڈھوایا۔ جب لوگوں نے آپ کو ایسا کرتے دیکھا۔ تو انہوں نے بھی اپنی قربانیوں کو ذبح کرنا شروع کر دیا۔ اور ایک دوسرے کے سروں کو مونڈھنا شروع کیا۔ راوی کہتا ہے۔ اس وقت صحابہ رضؓ کو اس بات کا اتنا غم تھا۔ کہ قریب تھا کہ غم کے مارے وہ ایک دوسرے کا سر مونڈھنے کی بجائے قتل کر دیتے"

مندرجہ بالا واقعہ سے صاف عیاں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو جمہوریت کے سب سے بڑے علمبردار تھے۔ جب وہ یہ دیکھتے کہ عوام کی رائے کے برعکس ان کی بھلائی اور بہبودی کسی دوسرے پہلو میں مضمر ہے۔ تو آپ اس پہلو کو اختیار فرماتے۔ جس میں جمہور مسلمانوں کی بہبودی ہوتی۔ اور ایسے مواقع پر کثرت رائے کی پرواہ نہ کرتے

## حضرت ابوبکر رضؓ کا نمونہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت کا عہد آیا۔ آپ کے عہد خلافت میں بھی آپ کا دستور یہی رہا۔ کہ جب کوئی کام کرتے تو کبار صحابہ رضؓ۔ انصار و مہاجرین سے مشورہ کر لیتے اس کے بعد کوئی قدم اٹھاتے۔ لیکن آپ کی زندگی میں بھی بعض ایسے واقعات نمایاں نظر آتے ہیں۔ جبکہ آپ نے جمہور مسلمانوں کی رائے کے بالکل برعکس قدم اٹھایا۔ اور ایسے مواقع پر آپ نے صراحتاً ارشاد فرما دیا۔ کہ اس موقعہ پر بے شک جمہور کی رائے کا تقاضا یہی ہے کہ میں ان کے مشورہ کی اتباع کروں۔ لیکن اصل مقصد جمہور کی رائے کی اتباع کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اصل مقصد جمہور مسلمانوں کی بہبودی اور آنحضرت صلعم کی اتباع ہے۔ اس لئے میں وہ قدم اٹھاؤں گا۔ جو آنحضرت صلعم کے ارشاد کے موافق اور مسلمانوں کے مفاد کے مطابق ہوگا۔

ایسے واقعات جن سے ... واقعات

درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی وفات سے کچھ دیر قبل رومیوں سے جنگ موتہ کا انتقام لینے کے لئے ایک لشکر کی تیاری کا حکم دیا تھا۔ غزوۂ موتہ میں زید بن حارثہ جو کہ اس مہم کے سردار تھے شہید ہو گئے تھے۔ اس کا انتقام لینے کے لئے آپ نے جس لشکر کی تیاری کا ارشاد فرمایا۔ اس میں زید بن حارثہ کے بیٹے اسامۃ کو بطور سردار مقرر فرمایا۔ ابھی یہ لشکر روانہ نہ ہوا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیمار ہو گئے۔ اور اس بیماری میں آپ کی وفات ہو گئی۔

آپ صلعم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ خلیفۃ المسلمین منتخب ہوئے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد اعرابوں میں ارتداد کی وبا پھیل گئی۔ وہ نومسلم قبیلے جن کے ایمان ابھی پختہ نہ ہوئے تھے۔ آپ صلعم کی وفات کے بعد یکے بعد دیگرے مرتد ہونے لگے۔ چونکہ یہ وقت مسلمانوں کے لئے بڑا نازک تھا۔ اس لئے بعض کبار صحابہ رضؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو مشورہ دیا۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے اسامہ کے لشکر کی روانگی کو ملتوی کر دیا جائے۔ اور پہلے مرتدین کی سرکوبی کی جائے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے صحابہ رضؓ کے اس مشورہ کو قبول نہ کیا۔ اور فرمایا۔ کہ میں اس جھنڈے کو کھول نہیں سکتا۔ جسے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود اپنے ہاتھوں سے باندھا ہے۔

(۲) اسی طرح صحابہ رضؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو یہ بھی مشورہ دیا۔ کہ اگر یہ لشکر ضرور روانہ کرنا ہی ہے۔ تو حضرت اسامہ رضؓ کی بجائے جو کہ ایک نوعمر اور ناتجربہ کار جرنیل ہیں۔ کسی اور کو سردار بنا کر بھیجا جائے۔ جو کہ کہنہ مشق اور عمر رسیدہ ہو۔ اس مشورہ کو بھی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے قبول کرنے کی بجائے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ جسے خدا کے رسول صلعم نے سردار بنایا ہے۔ مجھے اسے معزول کرنے کا کیا حق ہے۔

مشہور مورخ ابن جریر طبری نے ان ہر دو واقعات کو ان الفاظ میں درج کیا ہے۔ (اس جگہ طوالت کے خوف سے عربی عبارت کی بجائے اردو ترجمہ لکھا جاتا ہے)

"رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی وفات سے قبل شام کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ فرمایا۔ اس میں حضرت عمر بن الخطاب بھی شامل تھے۔ آپ نے اس لشکر کا سردار اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ ابھی یہ لشکر مدینہ سے روانہ ہی ہوا تھا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ جب حضرت اسامہ رضؓ کو آپ کی وفات کی خبر پہنچی۔ تو آپ لشکر کو لے کر رک گئے۔ اور حضرت عمر رضؓ کو بھیجا۔ کہ وہ خلیفۃ المسلمین سے درخواست کریں۔ کہ وہ اس لشکر کو واپس بلا لیں۔ کیونکہ اس لشکر میں مسلمانوں کے چیدہ چیدہ لوگ شامل ہیں۔ پیچھے ڈر ہے۔ کہ مشرکین اچانک مدینہ پر حملہ آور ہو کر مسلمانوں کو کچھ نقصان نہ پہنچا دیں۔

حضرت عمر رضؓ کو انصار نے یہ بھی مشورہ دیا۔ کہ اگر خلیفۃ المسلمین لشکر واپس بلانے پر رضامند نہ ہوں۔ تو ان سے یہ درخواست کی جائے۔ کہ وہ اس لشکر کا سردار کسی عمر رسیدہ اور تجربہ کار جرنیل کو مقرر فرماویں۔

چنانچہ حضرت عمر رضؓ نے سب سے پہلے اسامہ کی تجویز کے متعلق حضرت ابوبکر رضؓ کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ اس لشکر کو واپس بلا لیا جائے۔ اس پر خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے جواب میں فرمایا:-

لو خطفتنی الکلاب والذئاب لم ارد قضاءً قضی بہ رسول اللہ صلی اللہ

کہ اگر مجھے (مدینہ میں اکیلا ہونے کی وجہ سے) کتے اور بھیڑیے پھاڑ جائیں۔ تب بھی میں اس حکم کو واپس نہیں لے سکتا۔ جس کا فیصلہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما چکے ہیں۔

اس کے بعد حضرت عمر رضؓ نے انصار کی تجویز پیش کی۔ کہ حضرت اسامہ رضؓ کی بجائے کسی عمر رسیدہ اور تجربہ کار جرنیل کو مقرر فرمایا جائے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضؓ نے جو رویہ اختیار فرمایا۔ وہ ابن جریر طبری نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

فوثب ابوبکر وکان جالساً فاخذ بلحیۃ عمر فقال لہٗ ثکلتک امّک وعدمتک یا ابن الخطاب استعملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم وتامرنی ان انزعہٗ۔

یعنی اس وقت حضرت ابوبکر رضؓ نے جلدی سے اٹھ کر حضرت عمر رضؓ کی داڑھی کو پکڑ لیا۔ اور کہا تمہاری ماں تمہیں گم کرے۔ اے ابن الخطاب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو لشکر کا جرنیل مقرر فرمایا ہے۔ اور تم مجھے اس کو واپس بلانے کو کہہ رہے ہو۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

ابن جریر اس کے بعد لکھتے ہیں۔ کہ حضرت عمر یہ ماجرہ دیکھ کر لوگوں کے پاس آئے۔ تو انہوں نے آپ سے پوچھا۔ کہ بتایئے کیا فیصلہ کر کے آئے ہیں۔ انہوں نے ناراض ہو کر جواب دیا۔ کہ آج تمہاری وجہ سے مجھ سے جو سلوک ہوا ہے۔ اس کی بناء پر تمہاری ماں تمہیں گم کرے۔

(طبری مصری جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اور خلفائے راشدین رضؓ نے جن مواقع پر مسلمانوں کے مشورہ کے خلاف عملدرآمد فرمایا ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

# تحریک چندہ برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ربوہ کے نئے ہسپتال یعنی فضل عمر ہسپتال کی عمارت کا سنگ بنیاد حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو رکھا تھا اور اس وقت سے یہ عمارت زیر تعمیر ہے۔ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے عمارت کے دو بلاک چھتوں تک تعمیر ہو چکے ہیں اور ان کے پلستر ہو رہے ہیں۔ ہسپتال کی عمارت چار بلاکوں پر انشاءاللہ مشتمل ہو گی اور آخر کار انشاءاللہ تعالےٰ پوری عمارت دو منزلہ بنے گی۔ نچلی منزل کے چار بلاکوں کا اندازہ خرچ چار لاکھ روپیہ ہے۔ جس میں سے صدر انجمن احمدیہ نے ازراہ مہربانی پچاس ہزار روپے تعمیر کے لئے دیئے ہیں۔ اس وقت پچھتر ہزار خرچ ہو چکا ہے۔ پچیس ہزار کی رقم قرض لے کر خرچ ہوئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اپنے محدود ذرائع آمد کے پیش نظر تمام اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔ لہٰذا اس نے اجازت دی ہے کہ جماعت کے مخیّر احباب سے دو لاکھ روپے تک عطایا وصول کئے جائیں۔ میں اس اپیل کے ذریعہ جماعت کے ذی استطاعت احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ فراخ دلی کے ساتھ اس نیک کام میں حصہ لیں اور اپنے عطایا جات بھجوائیں۔ اب مزید رقم نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر کا کام بند ہو جانے کا خدشہ ہے لہٰذا احباب جلد سے جلد اپنے فیاضانہ عطایا جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ امانت میں اس غرض کے لئے ایک امانت بنام "ہاسپٹل فنڈ" کھول دی گئی ہے۔ احباب براہ راست اس امانت میں عطایا کی رقوم ارسال فرمائیں۔ بزرگان سلسلہ کی طبّی خدمت کے علاوہ غرباء اور نادار بیماروں کو مفت طبّی خدمت بہم پہنچانا ایک بہت بڑے ثواب کا موجب ہے۔ اور ایسے کار خیر میں حصہ لینے والے کے لئے یقیناً ایک عظیم الشان صدقہ جاریہ ہے۔ امید ہے احباب جماعت خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی اس کار خیر کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا حاصل کر کے بھجوائیں گے۔ ایسے دوست جو ایک ہزار روپیہ سے دو ہزار روپیہ تک عطیہ بھجوائیں گے ان کے نام کا ایک کمرہ ہسپتال میں تعمیر کرایا جائے گا۔ جو دوست دو ہزار سے پانچ ہزار تک رقم دیں گے ان کے نام کے دو کمرے بنوائے جائیں گے۔ اور جو دوست پانچ ہزار سے دس ہزار تک رقم دیں گے ان کے نام کے چار کمرے یا جنرل وارڈ تعمیر کرایا جائے گا۔ یکصد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک دینے والے احباب کا نام دعا کی غرض سے ایک بورڈ پر کندہ کرایا جائے گا انشاءاللہ العزیز۔ وما توفیقی الا باللہ۔

امید ہے احباب کرام اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ڈاکٹر مرزا منور احمد

# چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل تین ماہ باقی ہیں لہٰذا تمام جماعتوں کے کارکنان مال سے التماس ہے کہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

## بیرونی اراکین احمدیہ سپورٹس (ہاکی کلب) توجہ فرمائیں

احمدیہ سپورٹس ہاکی کلب کے وہ اراکین جو ربوہ سے باہر مقیم ہیں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کلب کے چندہ وغیرہ کی رقوم تا اطلاع ثانی مکرمی چوہدری مصلح الدین صاحب ایم۔اے تحریک جدید ربوہ جو کلب کے کیشئر (خزانچی) مقرر ہوئے ہیں کے نام پر بھجوایا کریں۔

شبیر احمد بی۔اے (نائب وکیل المال) منتظم احمدیہ سپورٹس ہاکی کلب ربوہ

---

## درخواستہائے دعا

(۱) محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد احمد صاحب نیلہ گنبد لاہور ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے استدعا ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مختار احمد ہاشمی)

(۲) میرا لڑکا نعیم اللہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔ سید عبید اللہ شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک جھمرہ

(۳) والدم مکرم محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار رہیں گو اب پہلے سے افاقہ ہے۔ مگر نقاہت حد درجہ ہے سب چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ عبد الحمید خاں ربوہ

(۴) میرے ایک عزیز رشتہ دار مکرم چوہدری محمد حیات صاحب باجوہ چک $\frac{191}{S.R}$ ڈاکخانہ کھچیوالہ (بہاولپور) عرصہ پچیس ماہ سے ایک مقدمہ کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب کو باعزت بری فرمائے۔ اور ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے آمین ثم آمین۔ چوہدری بشیر احمد باجوہ امیر جماعت احمدیہ کمیرہ باجوہ سیالکوٹ

(۵) میرا لڑکا محمد سعید احمد ایک ہفتہ سے بوجہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب بچے کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد امین نائد خدام الاحمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ سیالکوٹ

(۶) حمید احمد صاحب موفی نے ستمبر میں بی۔اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو نمایاں طور پر کامیاب فرمائے (منور احمد جاوید مغلپورہ لاہور)

(۷) میرے ایک دوست آجکل صحت کی بحالی کیلئے رخصت پر ہیں۔ ان کی جلد بحالی صحت کے لئے دوست دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ چوہدری عبد المجید سپرنٹنڈنٹ پاور ہاؤس ٹی۔ڈی۔اے لیہ

(۸) میری اہلیہ کافی عرصہ سے بعارضہ بخار پیچش بیمار ہیں۔ اب حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ میاں چراغ الدین بُک مغلپورہ لاہور

(۹) میرے لڑکے ناصر احمد ظفر زراعت زندگی نے ایف۔اے انگلش کا امتحان دوبارہ ستمبر میں دیا ہوا ہے احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم شاد چک ۲۵۱ چھور

(۱۰) میرا لڑکا خالد اس وقت کوئٹہ ہسپتال میں سخت بیمار ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و جملہ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت ہی مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ دعائے صحت فرمائیں۔ ملک عبد العظیم خان اعوان ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ

(۱۱) میری بچی عزیزہ زجاجہ منظور آٹھ دس روز سے بہت بیمار ہے سلسلہ کے بزرگان سے التماس ہے کہ اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ بیگم منظور احمد صاحب کوئٹہ

(۱۲) سید بہادل شاہ صاحب کی صاحبزادی سیدہ بشریٰ موضع مونگ ضلع گجرات میں انتہائی علیل ہیں۔ ٹائیفائڈ کا حملہ ہوا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز و دیگر بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ملتجی ہوں کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔ نیز خاکسار نے کمپارٹمنٹ انگلش کا امتحان دیا ہوا ہے۔ میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

ظفر محمود سعید ابن سید بہادل شاہ صاحب موضع مونگ، ضلع گجرات

# اگست میں پاکستان کو بیرونی تجارت سے ۳ کروڑ ۵۸ لاکھ کا منافع

## درآمدات میں بحیثیت مجموعی کوئی خاص کمی بیشی نہیں ہوئی

کراچی ۴ اکتوبر۔ مرکزی دفتر شماریات نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان کے مطابق اگست ۱۹۵۶ء میں پاکستان سے نجی حساب میں گیارہ کروڑ ۲ لاکھ کا مال برآمد اور سات کروڑ ۴۴ لاکھ کا سامان درآمد کیا گیا یعنی بیرونی تجارت میں ملک کو ۳ کروڑ ۵۸ لاکھ روپے کا منافع ہوا۔

گذشتہ جولائی کے مقابلے میں اگست کے مہینے میں ۲۵ فیصدی زیادہ مالیت کا سامان برآمد کیا گیا۔ اس منافع کا خاص سبب یہ تھا کہ پٹ سن اور پٹ سن کی مصنوعات میں اضافہ ہو گیا تھا نجی حساب میں درآمدات قریب قریب اتنی ہی تھیں جتنی جولائی ۵۶ء میں تھیں۔ جولائی کے مقابلہ میں اگست کے مہینے میں زیادہ مشینیں اور اوزار درآمد کئے گئے۔ لیکن دھاتوں۔ خام دھاتوں مشینوں اور معدنیاتی روغنیات کی درآمد میں کمی سے اس کی تلافی ہو گئی۔

مشینیں اور اوزار۔ ایک کروڑ ۸۴ لاکھ روپے۔ کیمیاوی اشیاء دوائیں اور مفردات ۶۲ لاکھ روپے معدنی روغن پچاس لاکھ روپے دھاتیں اور خام دھاتیں ۵۴ لاکھ روپے موٹر گاڑیاں ۵۴/۷ لاکھ روپے۔ پھل اور سبزیاں ۳۵ لاکھ روپے۔

اگست ۵۶ء میں نجی حساب میں جو سامان برآمد کیا گیا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خام پٹ سن (۹۴ ہزار ٹن) چار کروڑ ۲۷ لاکھ روپے پٹ سن کی مصنوعات ۹۳ لاکھ روپے خام روئی دو کروڑ نوے لاکھ روپے۔ روئی اور سوتی دھاگہ ۵۴ لاکھ روپے۔ خام اون ۳۶/ لاکھ روپے۔ چائے ۴۲ لاکھ روپے۔ خام چمڑا اور کھالیں ۱۳ لاکھ روپے اور مچھلی ۲۵ لاکھ روپے۔ نجی حساب میں جو سامان درآمد کیا گیا۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

## اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ۔ سرگودہا

| نمبر سروس | پہلی سروس | دوسری سروس | تیسری سروس | چوتھی سروس | پانچویں سروس | چھٹی سروس | ساتویں سروس | آٹھویں سروس | نویں سروس | دسویں سروس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| از سرگودہا برائے لاہور | ۳½ | ۴½ | ۵½ | ۶½ | ۷½ | ۸¾ | ۱۰ | ۱۱½ | ۱۳ | ۱۴½ |
| از لاہور برائے سرگودہا | ۳½ | ۵ | ۶¼ | ۸ | ۹½ | ۱۰½ | ۱۲ | ۱۳½ | ۱۵ | ۱۶ |
| از گوجرانوالہ برائے سرگودہا | ۵¾ | ۱۰½ | ۱۵½ | نوٹ:۔ لاہور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینیجر) | | | | | | |
| از سرگودھا برائے گوجرانوالہ | ۵¾ | ۱۰½ | ۱۵½ | | | | | | | |

**خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں**


**"دعا کیا ہے اور اس سے کیا ملتا ہے"**

از ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کارڈ آنے پر مفت

ناظم ایجنسی طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

**داخلہ شروع ہے** طب یونانی۔ ہومیو پیتھی و بائیو کیمسٹری کی تعلیم بزبان اردو گھر بیٹھے پڑھ کر آسان طریقہ سے امتحان بذریعہ ڈاک دے کر سند حاصل کریں پراسپکٹس کیلئے ۱/۲ آنہ کا ٹکٹ

اتحاد میڈیکل کارپوریشن گورنمنٹ رجسٹرڈ۔ پادر کرآباد ضلع شیخوپورہ

# موتی سرمہ

خارش، اکگرے، اجالا، پھولا

پڑبال، دھند، غبار، پلکیں گرنے

کیلئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (دو)

نور کیمیکل فارمیسی دیال سنگھ مینشن

مال روڈ لاہور

قدیمی اوّلین شہرہ آفاق

# حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)

قیمت فی تولہ ۸/ مکمل خوراک گیارہ تولہ ۱۳/۱۲

تربینہ اولاد گولیاں

مکمل کورس نوروپے ۹/-

ہر مرض کی دوا حالات آنے پر روانہ کی جاتی ہے۔

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

# دواخانہ خدمت خلق ربوہ

وہ

بے مثل ادارہ ہے

جسے عوام کی خدمت کا فخر حاصل ہے

جہاں اعلیٰ اور عمدہ اجزاء سے مرکبات تیار کئے ہوتے ہیں۔

جسے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے

جس کے مرکبات استعمال کرنے کی اطباء اور ڈاکٹر سفارش کرتے ہیں (مینیجر)

صداقت احمدیت کے متعلق

# تمام جہان کو چیلنج

معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے

انعامات

اردو [illegible] میں۔ کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہماری ادویات اور انجکشنوں سے فائدہ اٹھائیں

مکمل حالات بیماری لکھ کر دوا بذریعہ وی۔ پی منگوالیں۔ مشورہ کیلئے ایک ٹکٹ ارسال کرنا ضروری ہے۔

ہر بیماری کے انجکشن اور ادویات تیار ہیں۔

مجلس تشخیص الطب

احمدیہ فارمیسی پادر کوآباد ضلع شیخوپورہ

# رعایت ختم ہو گئی

۳۰ ستمبر گذر گئی۔ اس لئے اب کوئی صاحب ٹیچنگ آف اسلام مفت طلب کرنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ نئی سکیم کا انتظار فرمائیں

سیکرٹری بک ڈپو ۲۰ گولی مار کراچی

# ضرورت ہے

ہمیں کریانہ اور اجناس (فوڈ گرین) کے تھوک کاروبار کے لئے ایک مستعد اور با اعتبار منیم۔ منشی یا اکوٹنٹ کی ضرورت ہے جنہیں اس کام کا وسیع تجربہ بھی ہو اور بہی کھاتے کا مکمل کام بھی جانتے ہوں۔

تنخواہ حسب لیاقت۔ ناتجربہ کار یا عمر رسیدہ احباب درخواست نہ دیں۔

شیخ کریم بخش اینڈ سنز شارع اقبال کوئٹہ

# خادمہ کی ضرورت

ایک خادمہ کی ضرورت ہے۔ جو کھانا پکانے بچوں کی نگرانی اور گھر کا تمام کام کاج کر سکے۔ ۳۰/ روپے تنخواہ اور کھانا دیا جائے گا۔ نیز کراچی تک جانے کا کرایہ بھی دیا جائے گا۔

ایم۔ اے خورشید۔ ایران ٹریڈ سنٹر پہلی منزل فاطمہ بلڈنگ بالمقابل کھوری باغیچہ۔ کراچی نمبر ۲۔

# علاقہ تھل میں زرعی اراضی برائے فروخت

خاصی مقدار میں زرعی اراضی کے مربعہ جات جو بیرون بلاک ہیں۔ بہت جلد فروخت کئے جا رہے ہیں اراضی زرخیز اور عمدہ ہے۔ قیمت بالکل معمولی ہے۔ کاشتکار طبقہ کے لئے بہترین موقع ہے خط و کتابت کے ذریعہ یا خود مل کر طے کریں

پنچایت زراعت فارم لمیٹڈ کارنر دیو بلڈنگ چوک رنگ محل لاہور

**قرص نور۔ قابل رشک صحت اور طاقت کیلئے مفید دوا** قیمت چار روپے علاوہ محصولڈاک **ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ**

نئے دانت بنوانے اور بغیر درد کے نکلوانے، اور نظر کی عینکوں کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں، ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز نزد صدر چنگی چنیوٹ

## مرکزی حکومت کا غیر ملکی امداد کے متعلق قرطاس ابیض

### ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے اناج کا محفوظ ذخیرہ قائم کیا جائیگا

راولپنڈی ۵ ؍ اکتوبر۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کو غیر ملکی امداد کے متعلق ایک "قرطاس ابیض" مرتب کیا جا رہا ہے۔ جو عنقریب شائع کر دیا جائیگا۔

مسٹر حسین شہید سہروردی نے اس امر کا انکشاف آج تیسرے پہر لیاقت باغ میں جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔

وزیر اعظم نے کہا "ہم ان ممالک کے شکر گزار ہیں جنہوں نے پاکستان کو مدد دی ہے۔ لیکن پاکستان کسی مرحلہ پر غیر ملکی امداد کے عوض اپنی آزادی فروخت نہیں کرے گا" آپ نے کہا۔ "ہم نے آزادی بڑی جدوجہد کے بعد حاصل کی ہے اور میں اپنے عوام سے استدعا کروں گا کہ وہ بھوکا اور ننگا رہنا برداشت کر لیں۔ لیکن اپنی آزادی ہاتھ سے نہ جانے دیں"۔

مسٹر سہروردی نے کہا "اسلامی ملکوں میں پاکستان کا وقار اب بہت بلند ہو گیا ہے۔ ان ممالک کے عوام اب یہ سمجھ گئے ہیں کہ اسلامی ممالک کے سلسلے میں ہماری پالیسی کیا ہے"

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اس بات پر انتہائی افسوس ظاہر کیا یہ مسئلہ دونوں ملکوں کے درمیان اتنے طویل عرصہ سے لٹکا ہوا ہے۔ اور وہاں ابھی تک رائے شماری نہیں کرائی گئی۔ آپ نے کہا ہندوستان کشمیر میں رائے شماری کرانے کے متعلق اپنے وعدوں سے پھر گیا ہے اور اب وہ یہ دعوے کر رہا ہے کہ بھارت نے کشمیر میں رائے شماری کرانے کا وعدہ صرف کشمیری عوام سے کیا تھا جو مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی کے ذریعہ بھارت سے الحاق کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اور اس نے اقوام متحدہ سے اس قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا وزیر اعظم نے کہا کشمیر کی صورت حال کو اس قدر آسانی سے موڑا نہیں جا سکتا جس طرح کہ ہندوستان کوشش کر رہا ہے۔ کوئی شخص بھی بھارت کی بیان کردہ صورت حال پر یقین نہیں کر سکتا۔ مسٹر سہروردی نے کہا کشمیر کا مسئلہ صرف نعروں سے حل نہیں کیا جا سکتا ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس کو حل کرنے کے لئے آپ کو بلایا جائے گا۔

## اعانت الفضل

مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر ملتان شہر نے مرزا تصدق رسول صاحب کے نام ایک سال کے لئے اخبار الفضل جاری کر دیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ چوہدری صاحب موصوف نے ابھی ابھی وکالت کی پریکٹس شروع کی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ان کے کام اور مال میں برکت ڈالے اور خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

۲۔ مکرم فقیر احمد صاحب موٹر ڈرائیور جھنگ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے بھجوائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء احباب فقیر احمد صاحب مکرم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں دینی اور دنیاوی نعمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے۔ (مینیجر الفضل)

## ضرورت ہے

ایک احمدیہ ہاسپٹل کنری ضلع تھرپارکر میں جاری کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مناسب اور مستند حضرات کی ضرورت ہے
(۱) ایک سند یافتہ ڈاکٹر۔ پنشن یافتہ حضرات بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں
(۲) ایک ٹرینڈ مڈوائف (MIDWIFE)
(۳) تین کمپونڈر
(۴) ایک ایکسرے ٹیکنیشن یا میٹرک پاس احمدی نوجوان جو ایکسرے کا کام سیکھنا چاہتا ہو۔ اپنے متعلقہ کوائف سے پُر شدہ درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں
ڈاکٹر صدیقی پوسٹ بکس ۱۲ میرپور خاص

## خلافت جمہوریہ اور امریت (بقیہ صفحہ ۵)

ہاں ان کا مقصد محض مسلمانوں کی بہبودی اور بھلائی ہی تھی اور بعد کے واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ بالآخر واقعی ایسے مواقع پر بہتر عمل وہی ثابت ہوا جو آنحضرت صلعم نے یا خلفاء راشدین نے اختیار کیا۔ حضرت امیر المومنین۔ ابوبکر صدیق کے مندرجہ بالا واقعات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بالآخر آپ کا یہ اقدام مسلمانوں کے لئے مفید ثابت ہوا۔ وہ قبائل جو مرتد ہو گئے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت کی وفات کے بعد مسلمانوں میں ابھی اتنی قوت موجود ہے کہ وہ دور دراز ممالک میں جا کر عظیم طاقتوں سے ٹکر لیکر ان کو فتح کر سکتے ہیں۔ تو ان میں سے اکثر نے ڈر کر دوبارہ توبہ کر لی اور اطاعت قبول کر لی

(باقی)

## سلامتی کونسل آج سویز کے مسئلہ پر غور شروع کر رہی ہے

### افتتاحی تقاریر کے بعد اجلاس کی کارروائی خفیہ قرار دیدی جائے گی

لنڈن ۵ ؍ اکتوبر۔ سلامتی کونسل میں مسئلہ سویز پر بحث کے لئے مختلف ممالک کے وزرائے خارجہ نیویارک پہنچ چکے ہیں۔ سلامتی کونسل کا اجلاس آج ہو رہا ہے۔

اقوام متحدہ کے سیاسی مبصر نے خیال ظاہر کیا ہے کہ سلامتی کونسل میں مسئلہ سویز پر افتتاحی تقریروں کے بعد ہو سکتا ہے۔ اجلاس کی کارروائی خفیہ قرار دی جائے۔ ان حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ سلامتی کونسل اس مسئلہ پر فریقین کے درمیان شاید ایک کمیٹی تشکیل کر دے

ادھر سلامتی کونسل کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے مختلف قراردادوں کے مسودے تیار کئے جا رہے ہیں۔ برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ قرارداد قریب قریب مکمل ہو چکی ہے معلوم ہوا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ قرارداد کی موٹی موٹی باتوں سے متفق ہیں۔

دریں اثنا کل استعمال کنندگان نہر سویز کی انجمن کے دو اجلاس ہوئے۔ جن میں ۱۵ ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ "سویز انجمن" نے کل سات ارکان کا ایک انتظامی بورڈ تشکیل کر دیا۔ انتظامی گروپ کل سے مختلف مسائل پر غور شروع کر دے گا کل انتظامی گروپ نے مختلف کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کیا۔ تاہم ابھی انجمن کے ناظم کے تقرر اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

ہندوستان کے وزیر بے محکمہ مسٹر کرشنا مینن آج نئی دہلی سے پھر قاہرہ روانہ ہو گئے۔ ہوائی اڈہ پر انہوں نے برطانوی ہائی کمشنر سے علیحدہ مختصر سی بات چیت کی۔

مسٹر کرشنا مینن نے اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران اس مسئلہ کے پر امن تصفیہ پر زور دیا۔ مسٹر کرشنا مینن سے دریافت کیا گیا کہ آپ کتنے دن قاہرہ میں قیام کریں گے۔ اس پر انہوں نے کہا دو یا تین دن لیکن ہو سکتا ہے مجھے دس دن کے لئے قاہرہ میں رہنا پڑے۔

## بس کے حادثہ میں ۳۲ زخمی

منٹگمری ۵ ؍ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور ملتان۔ کوئٹہ روڈ پر ہڑپا اور میر داد ہانی کے درمیان ایک بس الٹ گئی۔ جس سے ۳۲ افراد مجروح ہو گئے۔ بس منٹگمری سے چیچہ وطنی کی طرف جا رہی تھی کہ اس کا ایک پہیہ اتر گیا۔ اور بس الٹ گئی۔ بس کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ مجروحین کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے

## درخواست دعا

مکرم مولوی محمد تمیم صاحب نوکل مبلغ سیلون پر بعض مخالف علماء نے مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مولوی صاحب کو باعزت طور پر بری فرمائے۔ آمین

(وکیل التبشیر ربوہ)

## برطانیہ کا ایک اور ایٹمی تجربہ

مارسلنگا ۵ ؍ اکتوبر۔ کل جنوبی آسٹریلیا میں مارسلنگا کے قریب ایک اور ایٹمی ہتھیار کا تجربہ کیا گیا۔ یہ برطانوی ایٹمی تجربات کے سلسلہ کا دوسرا دھماکہ تھا۔ پہلا دھماکہ جمعرات کے روز ہوا تھا جبکہ ایک ایٹمی بم ایک مینار سے پھینکا گیا تھا۔

## براہ راست بات چیت کا مطالبہ

قاہرہ ۵ ؍ اکتوبر۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل مسٹر عبد الخالق حسونہ نے کل ایک بیان میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ مسئلہ سویز کے پر امن حل کے لئے مصر اور متعلقہ حکام کے درمیان بات چیت کے لئے دروازہ کھلا رکھیں۔ مسٹر حسونہ نے کہا حفاظتی کونسل براہ راست بات چیت کی ہدایت کر سکتی ہے۔ اور بات چیت کو طے کرنے کا کام دونوں پارٹیوں پر چھوڑ دینا چاہئے

## سلامتی کونسل میں سات عرب ممالک کو دعوت شرکت

نیویارک ۵ ؍ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے سات عرب ممبروں کو کل سلامتی کونسل میں سویز کے مسئلہ پر بحث میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔